یہاں ''خلع'' کے تحت طلاق کی آیت درج ہے۔ بعض جگہ ایک ہی آیت کے دو مختلف ترجمے دیے گئے ہیں، مثلاً ص ۱۶، کالم ۱: ''جس روز تم اسے ... '' اور ص ۱۹۰، کالم ۱: ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو ... ''۔

مرتب نے بلاشبہ محنت کی ہے لیکن یہ کام اور زیادہ تامل اور توجہ سے کیا جاتا تو یقیناً زیادہ مفید اور بہتر ہوتا اور اس میں کم سے کم خامیاں ہوتیں۔ (ر - ہ)

اعلاے کلمۃ الحق کی روایت، اسلام میں، میاں محمد افضل۔ ناشر: مجاہد اکیڈمی، ۴۷۰-اے، کینال دیو ہاؤسنگ سوسائٹی، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۴۷۴ - ۶۷۔ قیمت: ۳۷۵ روپے۔

اعلاے کلمۃ الحق کی روایت ہماری تاریخ کا ایک شان دار، قابل قدر اور درخشاں باب ہے۔ کلمہ حق کیا ہے؟ بہ قول مصنف: ''ایک روشنی ہے، نور ہے، جس میں ہر شے کی حقیقت نظر آ جاتی ہے۔ انسان باخبر ہو جاتا ہے کہ جس راستے پر وہ چل رہا ہے، وہ آگے کہیں کسی خوف ناک غار میں تو ختم نہیں ہو رہا''۔ سوا اس کے ''حق گوئی سے انسان کو اپنی ذات کا عرفان بھی حاصل ہوتا ہے'' (ص ۲۳)۔

مؤلف نے، حق گوئی کی مفصل تاریخ مرتب کی ہے۔ دور صحابہؓ سے حضرات ابوذر غفاریؓ، امام حسینؓ، ابن زبیرؓ اور سعید بن جبیرؒ کا ذکر ہے۔ دوسرے دور میں اس روایت کو حسن بصریؒ، ابراہیم نخعیؒ، زید بن علیؒ، امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور بہت سے دوسرے اصحاب نے زندہ رکھا___ اس کے بعد امام احمد ابن حنبلؒ، امام ابن تیمیہؒ، مجدد الف ثانیؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، اور تحریک مجاہدین سے وابستہ بہت سے دوسرے افراد___ اور یہ داستان نسبتاً قریبی زمانے کے محمد علی جوہر، حسرت موہانی، علی شریعتی، امام حسن البناء، سید قطب شہید، زینب الغزالی، بدیع الزمان سعید نورسی اور مولانا مودودی تک پہنچتی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ: ''جان و مال کی آزمایش کے وقت کلمۂ حق کہنے والے دنیا میں بہت کم ہوئے۔ اتنے قلیل کہ ہر زمانے میں ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے'' (ص ۵)۔ اوائل ہی سے بنی اُمیہ نے لوگوں کو حق گوئی سے باز رکھنے کے لیے دھمکیوں، دھونس اور رلالچ کے حربے استعمال کرنے شروع کیے جس سے کتمانِ حق اور مصلحت اندیشی کو فروغ ملا اور مسلم معاشرے کو اخلاقی اعتبار سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ ضمیر فروشی اور زر اندوزی نے بحیثیت مجموعی مسلمانوں کو زوال و اِدبار سے دوچار کیا۔ مصنف لکھتے ہیں: ''جب مسلمان ڈرپوک اور بزدل ہو گئے، جب وہ اپنے ظالم اور جابر حاکموں کے روبرو حق بات کہنے سے ڈرنے لگے تو پھر چنگیز اور ہلاکو جیسے خونخوار حملہ آوروں کے سامنے کیا پامردی دکھاتے۔ نتیجہ باغ اسلام کی ویرانی کی صورت میں نکلا'' (ص ۲۴)۔